9496 ـ وكالت كا پيشہ اختيار كرنے كا حكم

سوال

وكالت كا پيشہ اختيار كرنے سے بعض اوقات شر اور برائى كى مدد اور اس كا دفاع كرنا پر جاتا ہے، كيونكہ وكيل نے اپنے موكل كى برات پيش كرنا ہوتى ہے، تو كيا وكيل كى اس طرح كمائى كرنا حرام ہے؟
اور كيا وكيل كے ليے كوئى اسلامى شروط ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

محاماۃ كا لفظ الحمايۃ ميں سے مفاعلۃ كے وزن پر ہے، اور اگر يہ حمايت اور بچاؤ شر كى ہو اور شر كا دفاع كيا جائے تو بلاشك و شبہ يہ حرام ہے، كيونكہ اس طرح اللہ تعالى كى حكم كى خلاف ورزى كا ارتكاب ہوتا ہے.

فرمان بارى تعالى ہے:

اور تم گناہ ومعصيت اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو.

اور اگر خير و بھلائى كى حمايت ہو، اور خير كے دفاع ميں بات كى جائے تو يہ حمايت قابل ستائش وتعريف ہے، اور اللہ تعالى نے اس كا حكم بھى ديا ہے.

فرمان بارى تعالى ہے:

اور تم نيكى و بھلائى ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو.

اور اس بنا پر جس نے بھى اپنے آپ كو وكالت كے پيشہ كے ليے تيار كيا اس پر واجب ہے كہ وہ كسى بھى معاملہ اور مقدمہ كى وكالت كرنے سے قبل اس مقدمہ كو اچھى طرح ديكھے، اور مكمل تيارى كرے اگر تو حق اسے وكيل بنانے والے شخص كے ساتھ ہے تو وہ اس مقدمے كى پيروى كرنے كے ليے وكيل بن جائے، تو اس طرح وہ حق اور صاحب حق كا ممد و معاون بنے گا.

ليكن اگر حق اسے وكيل بنانے كى بجائے دوسرے فريق كا ہو تو پھر بھى اسے وكيل بننا چاہيے ليكن اس كى وكالت اپنے موكل كے مطالبہ كے برعكس ہونى چاہيے، يعنى اسے اپنے موكل كے خلاف بات كرنا ہو گى تا كہ وہ اللہ تعالى كے حرام كردہ معاملہ اور اپنے دعوى ميں داخل نہ ہو، يہ اس ليے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اپنے بھائی کی مدد و معاونت کرو، چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو مظلوم کے متعلق ہے، لیکن جب کوئی ظالم ہو تو ہم اس کی مدد کس طرح کریں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اسے ظلم سے منع کرو اور روکو، تو تمہاری اس کے ساتھ یہی مدد ہے"

لہذا اگر یہ علم ہو جائے کہ موکل اپنے دعوی میں سچا نہیں، تو پھر اسے نصیحت کرنی اور اسے آگاہ کرنا، اور اس مقدمہ میں پڑنے سے ڈرانا، اور اس کے دعوی کا باطل ہونے کی وضاحت کرنی ضروری اور واجب ہے، تا کہ وہ اس پر مطمئن ہو کر اسے ترک کر دے .